وَاعِظُ الجُمُعَۃ
غزوہ بدر
معرکہ حق وباطل
پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی
مدیر
مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی
مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری
مولانا محمد عثمان اختر القادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظہ الجمعہ

غزوۂ بدر
معرکۂ حق وباطل

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

مولانا محمد عثمان اختر القادری

غزوۂ بدر، معرکۂ حق وباطل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

میرے بزرگو ودوستو! حق وباطل کی جنگ روزِ اوّل سے جاری ہے، جس کی مختلف صورتیں ہر دَور میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں، انہی میں سے ایک اسلام کی سب سے پہلی جنگ غزوۂ بدر بھی ہے، کہ مشرکینِ مکّہ اور مسلمانوں کے درمیان ہجرت کے دوسرے سال ماہِ رمضان المبارک کی ۱۷ تاریخ کو جمعۃ المبارک کے دن جب یہ عظیم معرکہ ہوا، تو صبر واستقلال اور توکُّل کے اعلیٰ پیکر اہلِ ایمان، تائیدِ الٰہی کی بدَولت کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوئے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲۳ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّكْفِیَكُمْ اَنْ یُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُنْزَلِیْنَ ۝۱۲۴ بَلٰۤى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ یَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ

﴿مُسَوِّمِيْنَ﴾[1] "یقیناً اللہ تعالی نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو، جب اے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے: کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر، ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ اختیار کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا"۔ "چنانچہ مؤمنین نے روزِ بدر صبر و تقویٰ سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے حسبِ وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی، اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی"[2]۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالی کا ارشادِ مبارک ہے: ﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾[3] "جب تم اپنے رب تعالی سے فریاد کرتے تھے، تو اس نے تمہاری سُن لی، کہ میں تمہیں ہزاروں فرشتوں کی قطار سے مدد دینے والا ہوں"۔

اس بے سروسامانی کو دیکھ کر خود نبیٔ کریم ﷺ نے اللہ تعالی کے حضور دعا کی: «اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُم، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُم، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ

---

(۱) پ٤، آل عمران: ١٢٣-١٢٥.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۴، آل عمران، زیرِ آیت: ۱۲۵، ص۱۱۹۔

(۳) پ۹، الأنفال: ۹.

جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ» "اے اللہ! یہ لوگ پیادہ ہیں انہیں سواری دے، اے اللہ! یہ لوگ بوسیدہ لباس ہیں انہیں لباس دے، اے اللہ! یہ لوگ بھوکے ہیں انہیں سیر کر!"۔ اللہ تعالی نے بدر کے دن فتح دی، وہ لوگ جس وقت لوٹے تو اس حالت میں پلٹے کہ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جو ایک یا دو سواری کے بغیر ہو، انہوں نے کپڑے بھی پائے اور سیر بھی ہوئے[1]۔

ابو الاثر حفیظ جالندھری مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے: ؏

فضائے بدر کو اِک آپ بیتی یاد ہے اب تک
یہ وادی نعرۂ توحید سے آباد ہے اب تک[2]
تھے اُن کے پاس دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ شمشیریں
پلٹنے آئے تھے یہ لوگ دُنیا بھر کی تقدیریں
نہ تیغ و تیر پہ تکیہ، نہ خنجر پر نہ بھالے پر
بھروسا تھا تو اِک سادی سی کالی کملی والے پر[3]

---

(۱) "الطبقات الكبرى" ذكر عدد مغازي رسول الله ﷺ، ۱/ ۳۵۹.

(۲) "شاہنامۂ اسلام" باب اول، معرکۂ بدر، حصّہ دوم، ص۲۰۹۔

(۳) "شاہنامۂ اسلام" باب اول، معرکۂ نور و ظلمت، صف اسلام، حصّہ دوم، ص۲۲۹۔

بدر میں فریقین کی تعداد اور دعائے مصطفی ﷺ

رفیقانِ گرامی! "صحیح مسلم شریف" میں ہے: روزِ بدر تاجدارِ رسالت ﷺ نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا کہ تعداد میں ایک ہزار ۱۰۰۰ ہیں، اور آپ ﷺ کے اصحاب تین سو انیس ۳۱۹ [اور بعض روایات میں تعداد تین سو تیرہ ۳۱۳[1] ہے]، تو حضورِ اکرم ﷺ اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر ربّ تعالی سے یہ دعا کرنے لگے: «اللّٰهُمَّ! أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي، اللّٰهُمَّ! آتِ مَا وَعَدْتَنِي، اللّٰهُمَّ! إنّكَ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ» "یارب! جو تونے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اسے پورا کردے، الٰہی! جو تونے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرما، یا اللہ! اگر تُو اہلِ اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دے گا، تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا"، اسی طرح حضور سرورِ کونین ﷺ دعا کرتے رہے، یہاں تک کہ دَوشِ مبارک سے چادر شریف اُتر گئی، تب حضرت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ہوئے اور چادر مبارک دوشِ اقدس پر ڈال کر عرض کی: یا نبیَ اللہ! آپ کی مناجات اپنے ربّ تعالی کے ساتھ کافی ہوگئیں، وہ بہت جلد اپنا وعدہ پورا فرمائے گا،

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب المغازي، ر: ۳۹۵۷، صـ٦٦٩.

اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازِل ہوئی: ﴿ اِذۡ تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ رَبَّکُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَکُمۡ اَنِّیۡ مُمِدُّکُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ مُرۡدِفِیۡنَ ﴾[1].

غزوۂ بدر کو چودہ سو سال سے زائد گزر چکے ہیں لیکن اس کی یاد آج بھی مسلمانوں کے ایمان کو تازہ کرتی ہے۔ صدیوں بعد آج بھی مقامِ بدر کفارِ مکہ کی شکستِ فاش اور مسلمانوں کی فتح و کامرانی کی گواہی دیتا ہے، موجودہ دور میں مسلمانوں کی زوال اور کفار کے غلبہ کی وجہ بھی یہی ہے کہ آج مسلمانوں کے پاس تمام وسائل موجود ہونے کے باوجود ان کے پاس "بدر" کا وہ جذبہ نہیں رہا۔ ؏

ہتھیار ہیں اوزار ہیں افواج ہیں لیکن　　وہ تین سو تیرہ کا لشکر نہیں ملتا

"کفار کے لشکر میں عیش و عشرت کا سامان بھی کافی تعداد میں تھا یہاں تک کہ کسی پانی کے کنارے پڑاؤ کرتے تو خیمے نصب کرتے اور ان کے ہمراہ گانے والی طوائف اور آلات طرب تھے۔ جب کہ مسلمانوں کے پاس ایک خیمہ تک نہیں تھا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے کھجور کے پتوں اور ٹہنیوں سے ایک عریش (جھونپڑی) تیار کر کے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس میں ٹھہرایا۔ آج اس عریش کی جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے"[2]۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجهاد والسير، ر: ٤٥٨٨، صـ٧٨١، ٧٨٢.

(٢) "مدارج النبوّۃ" قسم سوم در ذکر وقائع سنوات، ذکر غزوہ بدر کبری، جزء۲، ص۸۲،۸۶ ملتقطاً۔

کفارِ بدر کی قتل گاہیں

عزیزانِ محترم! اس جنگ کا حال بیان کرتے ہوئے حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ اس وقت کیا جب ہمیں ابوسفیان کی آمد کی خبر ملی، اور حضرت سیّدنا سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوکر بولے: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ اپنے گھوڑے سمندر میں ڈال دو، تو ہم ضرور کر گزریں گے، اور اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان کے سینے برک غماد [یمن کا آخری شہر ہے جو مدینہ منورہ سے بہت دور ہے] تک ماریں، تو ہم ایسا بھی ضرور کریں گے۔ راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو جہاد کے لیے بلایا، تو لوگ آپ کے ساتھ چل پڑے، یہاں تک کہ میدانِ بدر میں جا اُترے، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ» "یہ فُلاں کافر کی قتل گاہ ہے" اور اپنا ہاتھ زمین پر ادھر اُدھر رکھتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان کردہ جگہ سے نہ ہٹ پایا"[1] یعنی جس کی جہاں جگہ بتائی وہ وہیں مرا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب تعالی نے ہر ایک کے وقتِ مَوت، موت کی جگہ اور کیفیتِ موت کی خبر دی ہے، کہ کون، کہاں، کیسے اور کب

---

(۱) "صحیح مسلم" کتاب الجهاد، ر: ٤٦٢١، صـ٧٩٢ ملتقطاً.

مرے گا، کافر ہوکر یا مؤمن ہوکر۔ یہ علم علومِ خمسہ میں سے ہے، جس کا ظہور جنگِ بدر میں اس طرح ہوا۔

مُردوں سے خِطاب

حضرات گرامی قدر! "صحیح مسلم شریف" میں ہے کہ امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کفارِ بدر کی قتل گاہیں دکھاتے ہوئے فرمایا: «هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غداً، إِنْ شَاءَ اللهُ» کہ "اگر اللہ تعالی نے چاہا تو کل فلاں کافر یہاں قتل ہوگا"، جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں ان کی لاشیں گریں۔ پھر بحکمِ حضور وہ کفار کے لاشے ایک کنویں میں بھر دیئے گئے، حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: «يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ حَقّاً؟ فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللهُ حَقّاً» "اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے خدا اور رسول کا دیا ہوا سچا وعدہ پایا؟ میں نے تو اللہ تعالی کا دیا ہوا وعدہ حق پالیا ہے"۔ امیر المؤمنین سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور ان جسموں سے کیوں کلام کرتے ہیں جن میں روحیں نہیں؟ فرمایا: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِـمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئاً»[1] "جو میں

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجَنَّةِ ...إلخ، ر: ٧٢٢٢، صـ١٢٤٤، ١٢٤٥.

کہہ رہا ہوں اسے تم ان مُردوں سے زیادہ نہیں سنتے، مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے جواب دے سکیں"۔

اس سے معلوم ہوا کہ مردے کافر ہی کیوں نہ ہوں وہ سنتے ہیں، مگر جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور مسلمان تو بدرجۂ اولی سنتے ہیں، پھر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی سماعتوں کے کیا کہنے!

ابو جہل کا قتل

حضراتِ محترم! جنگِ بدر میں جہاں بڑے بڑے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بہادری و جرأت کے جوہر دکھائے، وہیں کمسن بچے بھی پیچھے نہ رہے، حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں بدر کے دن صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو خود کو انصار کے دو ۲ نو عمر بچوں کے ساتھ پایا، میں نے تمنا کی کہ میں بھی ان جیسے بہادروں کے درمیان ہوتا، ان میں سے ایک نے مجھے اشارہ کیا اور کہا کہ اے چچا جان! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ وہ بولا: مجھے خبر ملی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں اس سے جُدا نہ ہوں گا، یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک مر جائے، حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس کی بہادری پر بڑا تعجب ہوا!

پھر دوسرے نے بھی مجھے اشارہ کیا، اور مجھ سے اسی طرح کہا، جب میں نے ابو جہل کو لوگوں کے بیچ دیکھا، تو میں نے ان بچوں سے کہا کہ دیکھو! وہ تمہارا

مطلوب ہے جس کے بارے میں تم مجھ سے پُوچھ رہے تھے! حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں اپنی تلواریں لے کر ابو جہل پر جھپٹ پڑے، اسے مارا حتی کہ اسے قتل کر دیا۔ پھر دونوں بچوں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر دی، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟» "تم میں سے کس نے اُسے قتل کیا؟" ان میں سے ہر ایک نے کہا: اسے میں نے مارا ہے، فرمایا: «هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟» "کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ لی ہیں؟" وہ بولے: نہیں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کی تلواریں دیکھیں تو فرمایا: «كِلاَكُمَا قَتَلَهُ» "تم دونوں نے ہی اُسے قتل کیا ہے!"۔ وہ دونوں حضرات سیّدنا مُعاذ بن عفرا اور سیّدنا مُعاذ بن جموح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تھے[1]۔

خیال رہے کہ ان دونوں مجاہدوں کا نام معاذ یا معوذ ہے، یہ دونوں حضرات اخیافی یعنی ماں شریک بھائی ہیں، ان کی والدہ کا نام عفراء ہے، جن کے ایک خاوند کا نام عَمرو بن جموح ہے، دوسرے خاوند کا نام حارث ہے، لہٰذا مُعاذ بن عفراء میں نسبت ماں کی طرف ہے، بعض روایات میں ان دونوں مُعاذوں کو ابن عفراء کہا جاتا ہے، وہ بھی درست ہے، کہ دونوں کی نسبت ماں کی طرف ہے[2]۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب فرض الخمس، ر: ۳۱٤۱، صـ۵۲۱، ۵۲۲.

(۲) "اشعۃ اللمعات" "کتاب الجہاد، باب قسمۃ الغنائم والغلول فیہا، فصل ۳، ۳/۵۱۴ ملخصًا۔

رفیقانِ گرامی قدر! اس معرکہ میں جو چودہ سعادت مند شہید ہوئے، ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو اعلیٰ مقام و مرتبہ حاصل ہوا، جن میں سے چھ ۶ مہاجر، اور آٹھ ۸ انصار تھے۔ شہدائے مہاجرین کے نام یہ ہیں:

(۱) حضرت سیّدنا عبیدہ بن حارث مطلبی (۲) حضرت سیّدنا مہجع

(۳) حضرت سیّدنا عمیر بن ابی وقاص (۴) حضرت سیّدنا عاقل بن ابی بکیر

(۵) حضرت سیّدنا ذو الشمالین عمیر (۶) حضرت سیّدنا صفوان بن بیضاء

اور انصار صحابہ کے نام یہ ہیں:

(۷) حضرت سیّدنا عوف بن عفراء (۸) حضرت سیّدنا معوّذ بن عفراء

(۹) حضرت سیّدنا حارثہ بن سراقہ (۱۰) حضرت سیّدنا یزید بن حارث

(۱۱) حضرت سیّدنا رافع بن معلّی (۱۲) حضرت سیّدنا عمیر بن حمام

(۱۳) حضرت سیّدنا سعد بن خیثمہ (۱۴) حضرت سیّدنا مبشر بن عبد المنذر

رضِی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین[۱]۔

ان شہدائے کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سے تیرہ حضرات تو میدانِ بدر ہی میں مدفون ہوئے مگر حضرت سیّدنا عبیدہ بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چونکہ مقامِ بدر سے واپسی پر منزلِ "صفراء" میں وفات پائی اس لیے ان کی قبر شریف مقامِ "صفراء" میں ہے[۲]۔

---

(۱) "شرح الزرقاني على المواهب" كتاب المغازي، ۲/ ۳۲۵-۳۲۷ ملتقطاً.

(۲) "شرح الزرقاني على المواهب" كتاب المغازي، ۲/ ۳۲۵-۳۲۷ ملتقطاً.

بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں

میرے بھائیو! حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ حضرت سیّدہ ربیع بنت براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا جو سیّدنا حارثہ بن سراقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ ہیں، انہوں نے نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آکر عرض کی، کہ یا نبی اللہ! کیا آپ حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں مجھے کچھ بتائیں گے؟ سیّدنا حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنگِ بدر کے دن شہید ہوئے تھے، ان کو ایک نامعلوم تیر لگا تھا، اگر وہ جنّت میں ہوں جب تو میں صبر کروں گی، اور اگر اس کے سوا کوئی بات ہو، تو میں ان پر خوب روؤں گی۔ مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الفِرْدَوْسَ الأَعْلَى»[1]

"اے حارثہ کی ماں! یقیناً جنّت میں بہت سی جنّتیں ہیں، اور اطمینان رکھو کہ تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں ہے"۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے اس غزوہ میں اطاعت وفرماں برداری کا ایسا مظاہرہ کیا کہ دنیا ایسے جاں نثاروں کی تاریخ پیش کرنے سے عاجز ہے، اور اسلام کے لیے ایسی قربانی دینے والوں کی جھلک پیش کرنے سے قاصر ہے، ان کی انہی قربانیوں کے نتیجہ میں نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان حضرات کے بڑے فضائل بیان فرمائے۔ ایک حدیث میں مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «لَعَلَّ اللهَ

---

(١) "صحيح البخاري" باب من أتاه سهم غرب فقتله، ر: ٢٨٠٩، صـ٤٦٥.

اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الجَنَّةُ، أَوْ: فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ»[1] "اللہ تعالی نے اہلِ بدر کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ تم جو چاہے کرو، جنّت تمہارے لیے واجب ہے!، یا میں نے تمہیں بخش دیا ہے!"۔

اس جنگ سے حاصل ہونے والا سبق

حضراتِ گرامی قدر! یہ ایمان افروز معرکۂ حق وباطل ایمان والوں کو کئی پیغامات اور سبق آموز ہدایات دیتا ہے، اور موجودہ حالات میں اس کی خاص معنویت اور اہمیت بڑھ جاتی ہے کیونکہ آج ہر طرف سے اسلام اور مسلمانوں پر باطل کی یلغار ہے، عالمی سطح پر مسلمانوں کو کمزور کرنے اور ان کے حقوق کی پامالی کے لیے ہر ممکن کوششیں کی جارہی ہیں، عالَمِ کفر طاقت وقوت، اور سائنس وٹیکنالوجی کے نشے، نت نئی ایجادات کی مستی میں مسلمانوں کو تختۂ مشق بنائے ہوئے ہے، گویا بزبانِ حال پوری دنیا کے حالات اس بات کا شدت سے تقاضا کررہے ہیں کہ اب اللہ کی مدد آئے! اب اللہ کی مدد آئے! چنانچہ اس کے لیے قرآنِ کریم کی وہی ہدایت ہمیں بھی پیشِ نظر رکھنی چاہیے جو اس نے اہلِ بدر کو دی تھی، کہ تقویٰ وپرہیز گاری کو مضبوطی سے تھامے رکھو، ہمت اور جذبۂ جاں نثاری سے سرشار رہو تو یہ چیز خدائی مدد کے اترنے کا اہم ترین سبب ہے۔

---

(۱) "صحيح البخاري" باب فضل من شهد بدراً، ر: ۳۹۸۳، صـ۶۷۲.

مسلمان جب تک تقوی، صبر اور جذبۂ صادقہ سے آراستہ نہیں ہوں گے باطل طاقتوں کے سامنے ہر گز نہیں ٹھہر سکتے، لیکن یہی مسلمان جب تقوی، صبر اور جذبۂ صادقہ کی صفات سے متّصف ہوجائیں، توپھر دنیا کی کوئی باطل طاقت وقوت ان کے مقابل کامیاب نہیں ہوسکتی۔ یہی تعلیم اللہ تعالی نے ان پاکیزہ نفوس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دی، جو ہر وقت تقوی کی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لیے دربارِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر رہتے اور اس عظیم مربی ﷺ کی زیرِ نگرانی یہ عظیم نعمت حاصل کیا کرتے۔ یہی چیز پھر تعلق مع اللہ کا بھی ذریعہ بنتی ہے، نیز ایمان ویقین کو مضبوط کرنے کا سبب بھی بنتی ہے، مادیت کی اس گرم بازی، اور اسباب ووسائل ہی کو سب کچھ سمجھے ہوئے اس تاریک دور میں خدا کی مدد و نصرت کا یقین بھی دل میں پیدا ہوتا ہے۔ ع

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

دعا

اے اللہ! ہمیں صحابۂ کرام کی سیرت پر عمل پیرا ہوتے ہوکر دینِ متین کے لیے ہر قسم کی قربانی کا جذبہ عطا فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ اپنی سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام

گناہوں سے بچا، ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما، اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، ان کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.